بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۷ رمضان ۱۳۹۲ھ ۲۶ اخاء ۱۳۵۱ ہش ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں پر پہلے مصائب کا دور آتا ہے جس میں انکے صبر و استقلال کا امتحان لیا جاتا ہے

جب وہ ثابت قدم رہتے ہیں تو مصائب کے دوزخ کو جنّت سے بدل دیا جاتا ہے

"ابتلاء اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دِکھلا دے کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں وہ کیسے مستقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہیں کہ مار پہ مار کھاتے ہیں لیکن مُنہ نہیں پھیرتے اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اُن سے وُہی سُنّت برتتا ہے جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دِل سے اُس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اُس کی خوبی ہے یا نہیں۔ لیکن جو اُسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے ......

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پہ ایمان لاوے، اوّل وہ مصائب کے لئے تیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ایمان لاتا ہے تو مصائب کا ایک دوزخ اُس کے لئے تیار کیا جاتا ہے، جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے اور اُس کے صبر اور استقلال کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے، تو دُوسری حالت یہ ہے کہ اس دوزخ کو جنّت سے بدل دیا جاتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۵ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

سر میں شدید چکروں کی تکلیف ہے۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

ربوہ - ۲۵ اخاء - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل شام سے کچھ بخار ہو گیا ہے۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کو درد نقرس میں تو کمی ہے مگر نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے
احباب جماعت ہر دو بزرگوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ (بنت حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ (بیگم محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب) بہت بیمار ہیں۔ انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بلوچستان کو عرصہ سے اعصابی کمزوری اور رکاوٹِ حسِّ اعصاب کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرے۔

عزیز مکرم ڈاکٹر مومن لطیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے نومولود محترم قاضی ڈاکٹر محمد لطیف صاحب مرحوم آف جے پور کا پوتا اور برادرم محترم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم آف شیخ کریم بخش اینڈ سنز کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صالح اور صاحبِ اقبال بنائے۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد)

درخواست دُعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر):

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ مَیں احباب جماعت سے مبلغین اسلام جو بیرون پاکستان یا اندرون پاکستان کام کر رہے ہیں کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے کام میں غیر معمولی برکت عطا کرے اور اُنکی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اُن کو صحت و عافیت سے رکھے اور دین و دُنیا کی حسنات سے نوازے اور جن کے اہل و عیال پاکستان میں ہیں اُن پر اپنی حفاظت کا سایہ رکھے۔

نیز تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ اور سلسلہ کے اداروں میں جو کارکنان کام کر رہے ہیں انہیں بھی اخلاص اور قربانی کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے اور دین و دُنیا کی حسنات سے نوازے۔

احباب مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت والی اور کام کرنے والی زندگی بخشے اور خدمتِ دین کی خاص توفیق عطا فرمائے اور ہمارے سب کاموں میں برکت بخشے۔

(خاکسار مرزا مبارک احمد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ماہ اخاء ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ کی اغراض کو پورا کرنیوالی بعض عبادات

قبل ازیں ہم روزہ کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈال کر واضح کر چکے ہیں کہ روزہ اپنی ذات میں ایک نہایت اہم عبادت ہے۔ ایک روزہ دار دن کے اوقات میں اُن ضروریات اور حوائج بشریہ سے دستکش ہو کر جن پر اس کی بقائے ذات اور بقائے نوع کا دار و مدار ہے ایک لحاظ سے نیستی کا جامہ پہنتا اور اپنے فانی ہونے کا اقرار کرتا ہے اور اس طرح حی و قیوم خدا سے ایک نئی روحانی حیات کا طالب ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ محض طلبگار ہونا نتیجہ مقصودہ کو منصۂ شہود پر نہیں لا سکتا اس لئے مجاہدہ کے رنگ میں روزہ کے ساتھ بعض مخصوص عبادات کا بجالانا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ نئی رُوحانی حیات کا ملنا روزہ کی حالت میں ان مخصوص عبادات کو کماحقہٗ بجالانے کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم ان مخصوص عبادات میں سے بعض عبادات اور ان کی اہمیت پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ رمضان کے روزوں کی بنیادی اغراض [(۱) لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (۲) وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ (۳) وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ] کے تحت رمضان کے مہینے میں پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ سب سے اول اور مقدم یہ ضروری ہے کہ پنجگانہ نمازوں کو زیادہ تعہد اور التزام کے ساتھ بروقت، مسجد میں باجماعت ادا کیا جائے اور کیا بھی جائے کمال محویت کے عالم میں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ کیونکہ نماز خود اپنی ذات میں تقویٰ کے حصول اور ذکرِ الٰہی کا سب سے بڑا مؤثر ذریعہ ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی نماز ہر قسم کی بڑی اور موٹی نیز باریک اور مخفی بدیوں سے بچاتی ہے اور نماز میں جس طرح اللہ کو یاد کیا جاتا اور اُس کی بڑائی بیان کر کے اس کا ذکر کیا جاتا ہے وہ سب سے افضل اور بہتر ہے۔ اب اگر کوئی شخص رمضان میں باقاعدگی سے روزہ تو رکھتا ہے لیکن نماز نہیں پڑھتا، یا اگر پڑھتا ہے تو پورے حضورِ قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتا تو وہ روزہ کی اصل غرض کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے عند اللہ روزہ دار قرار نہیں پا سکتا۔ ایسا شخص ہرگز بھی روزہ نہیں رکھتا بلکہ محض فاقہ کرتا ہے۔ اُس کا یہ فاقہ رُوحانیت میں ترقی کا موجب نہیں بن سکتا اور کسی اجر و ثواب پر منتج نہیں ہو سکتا۔ پھر نمازوں کے علاوہ بھی باقی اوقات میں ہر دم اور ہر آن ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ زبان پر ہر دم اور ہر آن جاری رہنے والا ذکرِ الٰہی انسان کو رُوحانی حیات سے ہمکنار کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ یعنی جو شخص اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا اُسکی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک مُردہ ہوتا ہے۔

۲۔ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ کے تحت روزوں کے دوران زیادہ تعہد اور خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھنے اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے کے علاوہ بنیادی اہمیت کا ذکرِ الٰہی جس کا روزہ کی عبادت سے بہت خاص اور گہرا تعلق ہے یہ ہے کہ خود قرآنِ مجید کی جس کے نزول کی یادگار کے طور پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں بہت تلاوت کی جائے، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے، اس کے اوامر و نواہی پر بدل و جان عمل پیرا ہونے کے عزم کو اور زیادہ راسخ کیا جائے اور خدا سے اس کی توفیق مانگی جائے۔ اس کے بغیر رمضان کے روزوں کی غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جو شخص روزے تو رکھتا ہے لیکن قرآنِ مجید سے دلی لگاؤ کا اظہار نہیں کرتا اور اس کے انوار و برکات سے اپنے سینہ و دل کو منور کرنے کی فکر نہیں رکھتا اس کے متعلق یہی باور کیا جائے گا کہ اس نے نزولِ قرآن کی یادگار کی وہ قدر نہیں کی جو اسے کرنی چاہئے تھی۔ وہ روزے رکھنے کے باوجود نزولِ قرآن کے رُوحانی جشن میں شرکت اور اس کی حیات بخش تاثیرات سے محروم رہیگا اور یہ محرومی اس کے لئے انتہائی قابلِ افسوس ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان میں قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کیا کرتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ جبرائیل علیہ السلام ہر رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوری قرآنی وحی دُہراتے تھے اور آنحضورؐ کے وصال تک برابر ایسا کرتے رہے۔ سو جہاں نزولِ قرآن رمضان میں شروع ہوا وہاں ایک رنگ میں کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن رمضان میں ہی اُترا۔ پس رمضان میں جس کے روزے نزولِ قرآن کی یادگار کے رنگ میں قرآن جیسی کامل شریعت عطا ہونے پر شکر گزاری کے لئے فرض کئے گئے ہیں یہ امر بہت ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت پر خاص زور دیا جائے اور تلاوت بھی اس رنگ میں کی جائے کہ قرآن کے انوار و برکات سے سینہ و دل منور ہوں۔

۳۔ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ کے تحت رمضان میں اور زیادہ تعہد سے ادا کی جانے والی ایک نہایت اہم عبادت نماز تہجد کا التزام ہے یا پھر کم از کم نماز تراویح میں شریک ہو کر قرآن مجید سُننا ہے۔ نماز تہجد نفس کو کچلنے اور قربِ الٰہی حاصل کر کے روحانیت کو کامل کرنے کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ یہ وہ اہم عبادت ہے کہ جسے پورے تعہد اور التزام سے ادا کرنے کے نتیجہ میں رمضان کے روزوں کی اصل غرض پوری ہو کر انسان کو فوز و فلاح سے ہمکنار و فائز المرام کرتی ہے۔ اس میں انسان کو رات کی نیند قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے، قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے اور اس کے معانی و مطالب پر غور کر کے اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنے کا انمول موقع میسر آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نماز تہجد کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۝ (المزمل آیت ۷) یعنی نماز تہجد کے لئے رات کا اُٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں مانگنے اور اس طرح اس کا قرب حاصل کر کے روحانیت کو کامل کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ رمضان کے روزوں کی اصل غرض (یعنی تقوی اللہ کا حصول اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار و اقرار اور قرآن جیسی کامل شریعت عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر) پورے تعہد، التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز تہجد میں گریہ و زاری اور مناجات کرنے کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ روزہ یہ کہیگا کہ اے خدا میں نے اس کو کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے دن میں روکے رکھا اس کے لئے میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا یعنی نماز تہجد کی خاطر جس میں یہ بکثرت قرآن کی تلاوت کرتا تھا میں نے اسے سونے نہیں دیا اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ پس ان دونوں کی سفارشیں قبول کی جائیں گی۔ اس سے ظاہر ہے کہ رمضان کے روزے اور نماز تہجد کی بالالتزام ادائیگی لازم و ملزوم ہیں۔ ان دونوں کے ذریعہ دن اور رات کی جملہ عبادتیں پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں اور اس طرح رمضان کی اصل غرض پوری ہوتی ہے۔

۴۔ پھر رمضان کی ایک خاص برکت جو وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ کے خدائی ارشاد کی تعمیل یعنی رمضان کی اصل غرض کی تکمیل کو نقطۂ عروج پر پہنچانے والی ہے وہ اعتکاف کی عبادت ہے۔ یہ خصوصی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں رُوحانی چلّہ کے طور پر ہمہ وقت مسجد میں مقیم رہ کر کی جاتی ہے۔ اس میں انسان وقتی طور پر تمام دنیوی علائق سے مُنہ موڑ کر حقیقۃً خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے۔ رمضان کے روزوں کے ذریعہ تقویٰ میں ترقی کرنے، اللہ کی بڑائی بیان کرنے اور اُس کا شکر ادا کرنے کی تلقین اسی لئے کی گئی ہے کہ انسان حقیقۃً خدا ہی کا ہو جائے۔ اعتکاف کی عبادت سے یہ غرض بہ تمام و کمال پوری ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اعتکاف نہ بیٹھ سکیں اُن کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آخری عشرہ میں اپنی عبادات کو نقطۂ عروج پر پہنچانے کی خاطر اَور زیادہ کمر ہمت کس لیں۔ اپنی راتوں کو زندگی سے اَور زیادہ معمور کر دکھائیں اور اپنے گھر کے ایک ایک فرد کو راتوں کو جگا کر اسے بھی ان خصوصی عبادات میں شریک کریں۔

یہ وہ مخصوص عبادات ہیں جنہیں بجالائے بغیر رمضان کے روزوں کی اصل غرض پوری نہیں ہو سکتی اور ان کے بغیر روزہ روزہ نہیں کہلا سکتا بلکہ وہ بے مقصد فاقہ شمار ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ العیاذُ باللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتکاف اور اُس کے مسائل

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

(۲)

اعتکاف اور روزہ

روزہ اعتکاف کے لئے ایک ضروری شرط ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ہے۔

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ

(ابوداؤد)

کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہو سکتا۔

آیت کریمہ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ (بقرہ) کا طرز بیان بھی اس بات کی تائید کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے ضمن میں اعتکاف کا ذکر کر کے اعتکاف کو روزہ سے خاص کر دیا ہے۔

صحابہؓ میں سے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ ائمہ میں سے امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام اوزاعیؒ اور امام ثوریؒ اسی مسلک کے قائل ہیں۔

حنفیوں کے نزدیک تو روزہ اعتکاف کے لئے واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے معتکف روزہ نہ رکھ سکے تو اس کا اعتکاف جاری نہیں رہ سکتا۔ دوسری طرف حضرت ابن مسعودؓ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک روزہ کے بغیر بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ یہ بزرگ اپنی رائے کی تائید میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی دارقطنی کی یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معتکف کے لئے روزہ ضروری نہیں سوائے اس کے کہ کسی فرد نے بطور نذر کے اپنے لئے واجب کر لیا ہو۔ اس کے علاوہ بخاری کی یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی نذر کو پورا کرو۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ حضرت عمرؓ نے رات کو اعتکاف کیا اور رات کو روزہ نہیں ہوتا اسلئے معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں۔

پہلی روایت حضرت ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے لیکن عجیب بات ہے کہ اُن کا اپنا مسلک اس روایت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے ان کی رائے حنفی مسلک کی تائید میں ہے۔

دوسری روایت بھی حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اسلامی اعتکاف کی وضاحت نہیں فرمائی بلکہ صرف جاہلیت کی مانی ہوئی نذر جس صورت میں کہ حضرت عمرؓ نے وہ مانی تھی پوری کرنے کو کہا ہے پھر یہی روایت ابوداؤد اور نسائی میں ان الفاظ میں درج ہے۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اعْتَكِفْ وَصُمْ۔

کہ اعتکاف کے ساتھ روزہ بھی رکھو۔

پس راجح مسلک یہی ہے کہ روزہ اعتکاف کے لئے ضروری ہے قرآن مجید کا اسلوب بیان اور حضرت عائشہؓ کی واضح حدیث اس کی تائید کرتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ نے اس مسلک کو ترجیح دی ہے۔ جماعتی عمل بھی اس کے مطابق ہے۔

مسجد میں قیام کی پابندی

معتکف کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ سارا وقت مسجد میں گذارے، نوافل، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہے کیونکہ اعتکاف نام ہی اس بات کا ہے کہ انسان دنیوی کاموں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مسجد میں بیٹھ جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ روایت ہے۔

كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ (بخاری)

اعتکاف کی حالت میں حضورؐ سوائے انسانی ضرورت مثلاً قضائے حاجت وغیرہ کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَاَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

(ابوداؤد)

معتکف کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت ہے کہ وہ بیمار پرسی اور جنازہ میں شمولیت کے لئے باہر نہ جائے بیوی سے مباشرت نہ کرے اور سوائے لاچار کر دینے والی ضرورت کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

اس سے ظاہر ہے کہ سوائے اشد مجبوری کے معتکف کو مسجد سے باہر نہیں جانا چاہیئے۔ عیادت اور جنازہ میں شمولیت عام حالات میں بڑی نیکی کے کام ہیں لیکن معتکف کو ان کی بھی اجازت نہیں تاکہ اس کی یکسوئی میں فرق نہ آ جائے۔ بعض حدیثیں ایسی بھی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ عیادت اور جنازہ کے لئے تشریف لے جاتے تھے لیکن تضاد کی تشریح مندرجہ ذیل حدیث سے ہو جاتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ

(ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو رواں چلتے مریض کی بیمار پرسی فرما لیتے یعنی اپنی ضرورت کے لئے جاتے ہوئے اگر کوئی مریض سر راہ حضورؐ کو مل جاتا تو اس کا حال دریافت فرما لیتے۔ خاص طور پر راستہ چھوڑ کر آپ عیادت کے لئے نہیں جاتے تھے۔

انہی احادیث کی بناء پر ائمہ فقہاء نے کہا ہے کہ قضائے حاجت غسل وضو اور نماز (اگر اس کی مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی) کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے ان کے علاوہ کسی اور کام کے لئے جانے کی اُسے اجازت نہیں اور اگر غسل اور وضو کا انتظام مسجد میں ہی ہو تو ان کے لئے جانے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

معتکف کے لواحقین ضرورت کے وقت مسجد میں آ کر اس سے ملاقات کر سکتے ہیں اور معتکف اگر ضروری سمجھے تو ان کی مشایعت کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ اس بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واقعہ ملتا ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

(متفق علیہ)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے ایک رات میں حضورؐ سے ملنے کے لئے مسجد آئی اور آپ سے باتیں کرتی رہی۔ پھر جب واپس لوٹنے لگی تو حضورؐ مجھے گھر چھوڑنے کے لئے میرے ساتھ آئے راوی کہتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ ان دنوں اُس گھر میں رہتی تھیں جو بعد میں اسامہ بن زیدؓ کو مل گیا یعنی گھر مسجد سے خاصے فاصلہ پر تھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء کی مقرر کردہ حاجات انسانی کے علاوہ بھی بعض اوقات معتکف کو کوئی ایسی اتفاقی ضرورت پیش آ سکتی ہے جس کو پورا کرنا لازمی ہو جاتا ہے ایسا کام سرانجام دینا جائز ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ معتکف اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا۔

"سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے"۔

(بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

پس سخت ضرورت کے وقت بیمار کی عیادت کرنا یا اور کوئی اور کام سرانجام دینا جائز ہو گا لیکن اس بات کا خیال رہے کہ یہ کام با ضرورت رسمی ہی ہونا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث

لَا یَخْرُجُ لِحَاجَةٍ لِمَا لَابُدَّ مِنْهُ

کے مطابق اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ پھر ضرورت سے فارغ ہوتے ہی جلد واپس مسجد آجانا چاہیئے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد نے لکھا ہے کہ اگر وہ نصف دن سے زیادہ مسجد سے باہر رہے گا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (تحفۃ الفقہاء صفحہ ۲۹۳)

معتکف کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے خیمہ میں ہی بند رہے۔ مسجد کے احاطہ میں جہاں وہ اپنے لئے سہولت سمجھے بیٹھ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اعتکاف میں یہ ضروری نہیں کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آئے جائے ہی نہ۔ مسجد کی چھت پہ دھوپ ہوتی ہے وہاں جا کر آپ بیٹھ سکتے ہیں ضروری امور کا خیال رکھنا چاہیئے اور یوں تو ہر ایک کام عبادت ہی ہوتی ہے۔"

(البدر ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء)

عورت کا اعتکاف

عورت بھی اعتکاف کی عبادت بجا لا سکتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات نے اعتکاف کی سنت کو جاری رکھا۔ حضرت عائشہؓ نے خود اپنے اعتکاف کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

عورت کو اس بات کی اجازت ہے کہ مسجد میں جگہ ملنے کے باوجود اگر پسند کرے تو اپنے گھر میں عبادت کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر کے اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ بعض فقہاء نے گھر میں اعتکاف کو عورت کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ تاہم حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہراتؓ عموماً مسجد میں ہی اعتکاف فرمایا کرتی تھیں۔

شادی شدہ عورت کے لئے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ خاوند سے اجازت حاصل کر کے اعتکاف بیٹھے۔ مطلقہ اور بیوہ عدت کے ایام میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی۔ البتہ مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

(بخاری)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک بیوی بھی اعتکاف بیٹھیں اور ان دنوں میں وہ مستحاضہ تھیں۔

اعتکاف کی قضاء

اسلامی شریعت کی یہ بات پسندیدہ ہے کہ اگر انسان کوئی نیک کام شروع کرے تو اس کو تکمیل تک پہنچائے اور اگر اس وقت ممکن نہ ہو تو آئندہ اسے پورا کر لے۔ اعتکاف بھی گو ایک نفل عبادت ہے لیکن جب شروع کر دیا جائے یا اس کے لئے پختہ ارادہ اور تیاری کر لی جائے۔ تو پھر اگر بیماری یا کسی اور وجہ سے اسے پورا نہ کر سکے تو آئندہ موقع ملنے پر اس کی تکمیل کرنی چاہیئے۔ بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ رمضان کے مسنون اعتکاف کے چھوڑے ہوئے دنوں کی قضاء تو ضروری ہے لیکن اگر عام دنوں میں کوئی اعتکاف بیٹھے اور پھر مقررہ دنوں کی تکمیل نہ کر سکے تو اس کی قضاء لازمی نہیں۔ (رد المحتار)

قضاء کے بارہ میں دو احادیث درج ذیل ہیں:۔

۱۔ عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الاواخر من رمضان فلم يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعتكف عشرين

(ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن ایک سال آپ (سفر کی وجہ سے) اعتکاف نہ بیٹھ سکے۔ تو آئندہ سال حضور نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

۲۔ دوسری حدیث میں یہ ذکر ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا اور آپ کے لئے خیمہ تیار کیا گیا۔ پھر صبح کی نماز کے بعد جب آپ اس میں داخل ہونے لگے تو آپ نے دیکھا کہ حضور کی کئی بیویوں نے بغیر اطلاع کے اعتکاف کے لئے خیمے لگا رکھے ہیں تو آپ نے اس موقع پر اعتکاف بیٹھنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ روایت ہے کہ

فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذَالِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ (بخاری)

یعنی اس ماہ آپ نے اعتکاف ترک کر دیا اور شوال میں دس دن کا اعتکاف فرمایا۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کی قضاء آئندہ سال میں کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سال تو آئندہ رمضان میں (بطور قضاء) اعتکاف کیا اور دوسری دفعہ آئندہ رمضان کا اعتکاف نہیں فرمایا بلکہ شروع سال میں ہی اعتکاف فرما لیا۔

احمدی شعراء کرام سے ایک التماس

مدح نبوی میں خاص قصائد کہنے کی درخواست

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ۔ ربوہ)

جاہلیت میں عرب کے شاعروں کا طریق تھا کہ وہ ایک نصب العین مقرر کر کے مدتوں قصیدہ تیار کرتے اور اس کی نوک پلک درست کرتے رہتے تھے۔ بعض ایسے قصائد سال بھر میں مکمل ہوتے تھے۔ ایسے قصائد کو حولیات کہتے تھے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اعلیٰ ترین نظمیں تیار ہوں جنہیں بعد ازاں بڑے بڑے شاعروں کی محافل میں پڑھا جائے۔ اس طریق سے عربی ادب نے بہت ترقی کی اور شاعری کا فن اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ ادب جاہلی زیادہ تر اسی جذبہ مسابقت کا مرہون منت ہے۔

عام مسلمانوں بالخصوص احمدی شعراء کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح کا موضوع ایک نہایت دلچسپ موضوع ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ توحید ذات باری کے مضمون کے بعد مسلمان کے لئے مدح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر پرکشش کوئی مضمون نہیں ہے گزشتہ چودہ سو سال میں اس سلسلہ میں نہایت دلکش اور ایمان افروز نعتیہ کلام پیدا ہو چکا ہے مگر ابھی بڑی گنجائش ہے۔ حسن محمدی کے ہزاروں پہلو ابھی تشنۂ بیان ہیں اس لئے شعراء کرام کو خاص طور پر اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عالم اسلام میں ہر سال اکثر مقامات پر کم از کم ایک اجتماع ضرور ہوتا ہے جس میں مقررین اور شعراء صاحبان اپنا اپنا نذرانۂ عقیدت بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ اب تجویز یہ ہے کہ شعراء کرام اپنے اس سالانہ نذرانہ کے لئے کافی مدت پہلے سے تیاری فرمائیں ان میں سے ہر ایک اپنا یہ نصب العین مقرر کرلے کہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقعہ کے لئے وہ اپنی بہترین جدوجہد کے ماتحت اعلیٰ ترین نعت پیش کرے گا۔ امید ہے کہ یہ محبت بھری درخواست شاعر دوستوں کی نگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ضروری وضاحت

(محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظم افتاء ۔ ربوہ)

الفضل مورخہ ۱۱ اکتوبر میں مسائل رمضان کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل عبارت شائع ہوئی ہے

"تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے بعض لوگ جو ان کو دو الگ الگ عبادتیں خیال کرکے دونوں ادا کرتے ہیں یہ غلطی ہے۔" (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء)

یہ عبارت اپنے مفہوم کے اعتبار سے کچھ مبہم ہے اس عبارت کی وضاحت یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کو الگ الگ سمجھنا اور اس حیثیت سے ان کو الگ الگ اہمیت دے کر دونوں کو اپنے اپنے وقت میں پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا درست نہیں۔ یہ دونوں دراصل ایک ہی قسم کی نمازیں ہیں بلکہ وقت کے لحاظ سے رات کے آخری حصہ میں تہجد کی نماز کو ایک گونہ اہمیت اور فضیلت حاصل ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ نفل نماز کی متعدد رکعتیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بالکل جائز ہے کہ انسان پہلے حصہ میں قرآن شریف سننے کی نیت سے تراویح کی نماز پڑھ لے اور پھر رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے یہ نماز تہجد اکیلے بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور باجماعت قرآن شریف سننے سنانے کا اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ انسان وتر کی نماز تہجد کے وقت میں سب سے آخر میں پڑھے۔ بشرطیکہ وقت پر اٹھ جانے اور نماز پڑھنے کے لئے وقت مل جانے کی پوری پوری توقع اور اطمینان ہو۔

قائدین و ناظمین سے ضروری گزارش

جن مجالس خدام الاحمدیہ کے ذمہ چندہ جات بقایا ہیں ان کے قائدین و ناظمین مال سے گزارش ہے کہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے اپنا سو فیصد چندہ مرکز میں پہنچا دیں۔ انہیں انشاء اللہ العزیز سند امتیاز بھجوا دی جائے گی۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

65

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۰۹۲۵

میں مرزا طیب احمد ولد مرزا رفیع احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۵-۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا طیب احمد ولد مرزا رفیع احمد دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ مرزا رفیع احمد دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ پیر معین الدین دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۲۶

میں محمودہ بیگم زوجہ منور احمد صاحب قوم دراتی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت کالونی سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ/۱۲۰۰ روپے (۲) نقد رقم جو میرے والد صاحب کے پاس ہے۔ /۲۰۰۰ روپے (۳) طلائی زیور وزنی ۴ تولے ۳ ماشے مالیتی/۸۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمودہ بیگم زوجہ منور احمد صاحب عنایت کالونی سرگودھا۔

گواہ شد:۔ حکیم عبدالرحمن معلم اصلاح وارشاد ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ منور احمد خاوند موصیہ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۹۲۷

میں حاکم بی بی بیوہ چوہدری دین محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت X ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۳۲۰۰ روپے وصول شدہ (۲) نقد/۱۰۰۰ روپے (۳) بھینس قیمتی/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حاکم بی بی بیوہ چوہدری دین محمد صاحب ساکن مانگا ڈاکخانہ کالی صوبہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ محمد صدیق ولد دین محمد صاحب پسر موصیہ ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ نواز علی ولد دین محمد موصی ۱۳۲۹۵ ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۰۹۲۸

میں عبدالرزاق خان ولد چوہدری عبدالحئی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکھر ضلع سکھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۱۸ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالرزاق خان انسپکٹر ڈائریکٹر ٹیلیس پی ڈبلیو آر ۲۰۲ آدم شاہ روڈ سکھر

گواہ شد:۔ فیروز احمد طارق کوارٹر نمبر ۲۴ E کھڑ مل کالونی سکھر

گواہ شد:۔ چوہدری محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر دارالامان بالمقابل سٹیشن کورٹ سکھر

مسل نمبر ۲۰۹۲۹

میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری کرنل اکبر علی صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند/۳۲ روپے۔ (۲) نقد/۳۰۰۰ روپے (۳) طلائی کانٹے وزن ایک تولہ/۲۳۸ روپے (۴) انگوٹھی طلائی وزنی چار ماشے/۲۰ روپے (۵) مشین سلائی قیمت/۳۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت مجھے/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نذیر بیگم زوجہ چوہدری کرنل اکبر علی ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ اکبر علی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبدالمالک شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں

مسل نمبر ۲۰۹۳۰

میں ملک فیروز احمد طارق ولد ملک فضل الدین صاحب قوم ڈنبس پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن سکھر ضلع سکھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت/۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ فیروز احمد طارق کوارٹر ۳۴ E کھڑ مل کالونی سکھر۔

گواہ شد:۔ قریشی عبدالرحمن موصی ۶۹۳۹

گواہ شد:۔ چوہدری محمد حسین سیکرٹری مال سکھر

مسل نمبر ۲۰۹۳۱

میں امتہ اللطیف زوجہ مرزا رفیق احمد صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ۲½ کنال زمین واقع مغلپورہ کے قریب ہے اس میں سے میرا جو حصہ ہو گا اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی (۲) حق مہر مبلغ/۱۰۰۰ روپے بذمہ خاوند (۳) زیور طلائی ۴ تولے قیمت/۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امتہ اللطیف زوجہ مرزا رفیق احمد صاحب محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد:۔ مرزا رفیق احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ حنیف صباح الدین محلہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۳۲

میں ناصرہ پروین بنت محمد اسماعیل صاحب منیر قوم احمدی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت X ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴ اگست ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ ناصرہ پروین بنت محمد اسماعیل منیر کوارٹر تحریک جدید مکان نمبر ۲۸ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

گواہ شد:۔ بشیر الدین عبید اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ کے گلے میں رسولی تھی جس کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (سلطان احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

مسجد مبارک کے معتکفین کیلئے ضروری اطلاع

مسجد مبارک میں اعتکاف کے لئے درخواست کرنے والے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کی درخواستیں منظور ہوئی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ۲۰ر رمضان المبارک کو بعد نماز فجر اعتکاف بیٹھنا ہوتا ہے۔ احباب اس تاریخ سے قبل ربوہ تشریف لے آئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

۱۔ مکرم محمد رشید صاحب چک ۲۰۸ گ ب ۔ ضلع لائل پور
۲۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بمقام رستم۔ ضلع مردان
۳۔ مکرم رحیم داد صاحب سانگر ضلع ہزارہ
۴۔ مکرم محمد الیاس خان صاحب واہ کینٹ
۵۔ مکرم محمد عیسیٰ صاحب زیروی۔ قصور
۶۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب ۔ ربوہ
۷۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب ۔ سانگلہ ہل
۸۔ مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ۔ وہاڑی
۹۔ مکرم محمد اشرف صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا۔
۱۰۔ مکرم چوہدری عصمت اللہ خان صاحب
۱۱ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید لاہور
۱۲ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب سندھی ۔ ربوہ
۱۳ مکرم چوہدری وکیل محمد صاحب ۔ میرپور ۔ آزاد کشمیر۔
۱۴ مکرم مرزا احمد عباد اللہ صاحب ۔ لاہور۔
۱۵ مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب ۔ انسپکٹر وقف جدید ۔ ربوہ
۱۶ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ۔ دارالصدر ۔ ربوہ
۱۷ مکرم منور احمد منصور صاحب لاہور
۱۸ مکرم محمد یوسف ہاشمی صاحب ربوہ
۱۹ مکرم محمد حیات جوئیہ صاحب سرگودھا
۲۰ مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب دوالمیال
۲۱ مکرم محمد یوسف سہیل صاحب سرگودھا
۲۲ مکرم نذیر احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا
۲۳ مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر
۲۴ مکرم حاجی محمد سعید صاحب ساہیوال۔

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ برائے وظیفہ انعامی

امسال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو امتحان مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انعامی وظائف کے لئے منعقد ہوا اس میں ربوہ، ماڈل ٹاؤن لاہور، اسلامیہ پارک لاہور، ناصر آباد (تھرپارکر) اور رحیم یار خان کے بیس اطفال نے حصہ لیا۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ جن اطفال نے اس مقابلہ میں شرکت کی ان میں سے بیشتر نے اچھی تیاری کی تھی۔ منصفین کے فیصلہ کے بموجب عزیزم عبدالاحد جماعت نہم ابن مکرم حکیم عبدالواحد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ اوّل اور عزیز محمد الیاس جماعت نہم ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ دوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان ہر دو عزیزان اور ان کے والدین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

مجلس انصاراللہ مرکزیہ ان ہر دو عزیزان کو علی الترتیب ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور انعام پیش کرے گی۔

تمام اراکین انصاراللہ سے گزارش ہے کہ آئندہ سال کے لئے وہ اپنے بچوں کو پوری توجہ سے اس امتحان کے لئے تیاری کرائیں تاکہ زیادہ تعداد میں اطفال اس مقابلہ میں شریک ہو سکیں اور وہ بڑے ہو کر سلسلہ کے مخلص خادم بنیں۔

قائد تعلیم
مجلس انصاراللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹینڈر مطلوب ہیں!

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ فتح ۱۳۵۱ ہش (دسمبر ۱۹۷۲ء) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقع پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں:۔

۱۔ بڑا گوشت ۲۔ چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

ٹینڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ر نومبر ۱۹۷۲ء ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

ولادت

خاکسار کی ہمشیرہ منیرہ خانم کو اللہ تعالیٰ نے یکم رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے جو مکرم محمد سلیم اقبال صاحب کی بیٹی اور چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم (آف مال روڈ لاہور) کی پوتی اور ملک اقبال احمد خان صاحب ایاز (واقف زندگی) مرحوم کی نواسی ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام فضیلت ناہید تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خوش نصیب نیک و خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار دلدار احمد نیّر ولد ملک اقبال احمد خان صاحب ایاز ربوہ)

۲۔ برادرم مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈینٹل سرجن سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ [illegible] لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ لودھی والا کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریک جدید کا نواسہ ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عبدالحی رکھا ہے۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (سمیع اللہ سیال نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ مورخہ [illegible] بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام امۃ الحی تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت بچی کی درازی عمر اور نیک بننے کے لئے دعا فرمائیں قبل ازیں چار بچے پیدا ہوئے جو کہ کمسنی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت "حی" کے طفیل اس بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (مسعود احمد جہلمی کارکن بیت المال ربوہ)

اطلاع عام

۲۷ر اکتوبر بروز جمعہ بجلی کی تاروں کی مرمت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مقامات کی بجلی ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے صبح تک بند رہے گی۔

اڈہ لاریاں چنیوٹ اور ملحقہ علاقہ ۔ ریلوے سٹیشن چنیوٹ اور ملحقہ علاقہ
واڈکا ۶۔ بیئنز در ربوہ ۔ محلہ دارالنصر ربوہ ۔ محلہ باب الابواب ربوہ ۔ محلہ دارالیمن ربوہ

(بشیر احمد سنوری۔ لائن سپرنٹنڈنٹ مینٹیننس ورک واپڈا سب آفس ربوہ)

فہیم پولٹری فارم

تازہ انڈے اور مرغیاں
بارعایت خریدنے کے لئے
فہیم پولٹری فارم
دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ
پر تشریف لائیں۔ (مینیجر)